رسائل و مسائل

تحریک اسلامی کا ابتدائی دور آپ کو بھی یاد ہو گا۔ آج کے یہ بوڑھے بوڑھے کارکن اس وقت جوان تھے' ان میں باہم کس قدر خلوص و تعاون تھا' یہ بہت ہی پر جوش اور سرگرم تھے' جماعت کے کاموں میں ہر وقت لگے رہتے تھے' گویا اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ ایک آج کا دور ہے! نہ آپس میں خلوص و قربت ہے' نہ کوئی سرگرمی اور لگن۔ پہلا سا وہ جوش تو اب نظر ہی نہیں آتا۔ ان کارکنوں کو دیکھ کر تحریک کی عظمت دل میں بیٹھتی تھی' اب کے کارکنوں کو دیکھو تو مایوسی طاری ہونے لگتی ہے' کیا ایسے لوگوں سے توقع کی جائے کہ ان کے ذریعے کوئی خوشگوار انقلاب آسکے گا؟

آپ کے طویل سوال کا خلاصہ اوپر درج کیا گیا ہے۔ جماعت اسلامی کے بارے میں جن خیالات اور تاثرات کا اظہار آپ نے کیا ہے اکثر و بیشتر ان کا اظہار لوگ کرتے رہتے ہیں' اور جس تشویش میں آپ مبتلا ہیں اس میں بھی آپ منفرد نہیں ہیں۔ کبھی کبھی اس طرح کے وسوسے خود تحریک سے وابستہ لوگوں کی مجلسوں میں بھی سامنے آتے ہیں۔ ممکن ہے آپ عملاً تحریک سے وابستہ نہ رہے ہوں' مگر تحریک سے آپ کو گونہ تعلق اور وابستگی بھی ضرور ہے۔ ورنہ آپ یہ سوال کیوں کرتے؟

بھائی میرے' تحریک کے ابتدائی دور میں' اس کو اپنانے والے چند نفوس ہوتے ہیں' وسائل مفقود ہوتے ہیں۔ یہ چند افراد اپنی توانائیوں' اپنی صلاحیتوں' اپنے اوقات اور اپنے مال اور محدود وسائل کے ساتھ تحریک کا کل سرمایہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا سب کچھ لگا کر تحریک کو جان بخشتے ہیں۔

۲۶ اگست ۱۹۴۱ کا دن کس قدر روشن دن تھا جب ہندستان بھر سے ۷۵ افراد جمع ہوئے' اور انھوں نے جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی۔ تحریکی کام کا آغاز ۷۴ روپے کے حقیر سرمایے سے ہوا' اور پھر یہ ننھی کونپل بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت بن گئی۔ ایک تحریک کا ابتدائی دور زریں دور ہوتا ہے۔ جذبات' جوش و خروش اور قربانی و جاں نثاری کے ولولوں کی فراوانی ہوتی ہے۔ اس دور میں تحریک کو جو کارکن ملتے ہیں وہ عموماً دل و جان سے تحریک پر قربان ہوتے ہیں' ان کا اخلاص' ان کی سرگرمیاں' ان کے باہمی تعلقات' اور اخوت و محبت مثالی ہوتی ہے۔ وہ سب کچھ دے کر بھی یہی تصور رکھتے ہیں کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ اگرچہ انسان' انسان ہے' اور اس دور میں بھی خامیوں' کوتاہیوں اور

لغزشوں کا فقدان نہیں ہوتا۔ سلف کو دیکھ لیں ' یا خود جماعت کا اولین دور۔ اس کے بعد تحریک کا وہ دور آتا ہے جب تحریک کے پاس مال و دولت کی کثرت اور وسائل و ذرائع کی فراوانی ہو جاتی ہے ' تحریک کے ذریعے لوگوں کے مسائل حل ہونے لگتے ہیں ' مناصب کے حامل لوگوں کی شخصیتیں بننے لگتی ہیں۔ اس دور میں بعض لوگ اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوشش بھی کرنے لگتے ہیں ' اور مفادات کی کشاکش بھی شروع ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں مقصد کے لیے لگن ' نصب العین کے حصول کے لیے سرگرمیاں اور باہمی خلوص اور بے لوث محبتوں کی جگہ مفادات کا ٹکراؤ ' ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی ہوس ' مناصب کے حصول کی فکر و کوشش اور اس طرح کے گھٹیا مقاصد نصب العین کی جگہ بھی لے لیتے ہیں۔ اس دور عبرت میں ایسے لوگ بھی تحریک میں گھس سکتے ہیں جو صرف اپنی شخصیتیں ابھارنے ' اپنی زندگیاں بنانے ' اپنی دنیا تحریک کے ذریعے سدھارنے اور اپنے اثرات پھیلانے کے مقاصد سامنے رکھتے ہیں۔

اس دور کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہوتا ہے کہ پرانے جاں نثار اپنی پستی کا ماتم تو کرتے رہتے ہیں ' لیکن عملی طور پر خود بھی ان نوواردوں کے برے کردار سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔ وہ اپنے شان دار ماضی کے تذکروں سے دل کا غم دور کرنے میں اپنے عزیز اوقات صرف کرنے لگتے ہیں ' لیکن اپنے حال کو ماضی کا آئینہ دار بنانے کی فکر و کوشش کی ہمت نہیں کرتے۔ جاں فروشی ' جاں سپاری ' جان و مال کی قربانی اور تحریکی شعور اور لگن کی باتیں تو بڑی دل سوزی اور زور زبان کے ساتھ کرتے ہیں -- اور وقت کا بڑا حصہ اسی میں صرف کرتے ہیں -- لیکن عمل کے میدان میں کچھ کر دکھانے اور اپنے کمزور ساتھیوں میں حوصلہ ابھارنے اور انھیں اخلاقی اعتبار سے اونچا اٹھانے کی ہمت سے وہ بھی محروم ہو چکے ہوتے ہیں۔ خرابیوں کے اسباب و محرکات ادھر ادھر تلاش کرنے میں زبردست دانشوری اور کمال بصیرت کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں ' لیکن اپنے اندر جھانکنے اور مرض کی اصل جگہ پر انگلی رکھنے کی ہمت نہیں کرتے۔ یا تو وہ مرض کو پکڑنے کی ہمت اور بصیرت سے محروم ہوتے ہیں ' یا جانتے بوجھتے خود کو اور خلق خدا کو فریب دیتے ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ جن باشعور افراد کو یہ احساس ہو کہ تحریک کے کارکن خلوص کھو چکے ' جمود طاری ہو چکا ' کارکنان تحریک اپنے مفاد کی خاطر ٹکرانے لگے ' ان کا فرض ہے کہ وہ مرثیہ خوانی کی عادت چھوڑ دیں۔ مرثیہ خوانی شکست پر مطمئن ہونے کی مستقل علامت ہے۔ اصلاح اس کے بغیر ممکن نہیں کہ آدمی آگے بڑھ کر وہ سب کچھ خود کرنے لگے جو اس کے نزدیک تحریک کے دوسرے غافل کارکن نہیں کر رہے ہیں۔ آدمی دوسروں کی فکر میں سرگرداں رہنے کے بجائے اپنی فکر میں لگ جائے ' جن قربانیوں

اور سرگرمیوں کی وہ دوسروں سے توقع کر رہا ہے وہ توقعات خود پوری کرنے لگے، اور لوگوں کی جن برائیوں اور کمزوریوں پر وہ تشویش اور مایوسی کا شکار ہوا جا رہا ہے ان سے اپنی ذات کو محفوظ رکھے، اپنی سعی و جہد اور اخلاص و قربانی سے مایوسی اور بے ہمتی کی فضا کو حوصلے اور امید کی فضا میں بدل دے، تا کہ قافلے کی سعید روحیں اس کو دیکھ کر اپنی زندگی سے شرمانے لگیں، اور اس کا حوصلہ دیکھ کر خود کو حوصلہ مند محسوس کرنے لگیں۔

تحریک کی زبوں حالی دیکھ کر آپ جس تشویش اور مایوسی میں مبتلا ہیں، کیا آپ نے اپنی اس روش پر سنجیدگی سے غور کیا۔ جو سوال آپ نے اٹھایا ہے اس کا جواب پا کر، کارکنوں کے حق میں ملامت کے کچھ الفاظ کہہ کر یا کہلوا کر، کیا آپ اپنے فریضے سے سبک دوش ہو جائیں گے؟ کیا اس طرح خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کر کے آپ سمجھتے ہیں کہ آپ خدا کے نزدیک بری الذمہ ہو گئے اور آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہے تو یقین کیجیے کہ آپ بہت ہی غلط اور نازک مقام پر کھڑے ہیں، اور اس نازک مقام پر آپ ہر وقت خطرے میں ہیں۔ کسی وقت بھی آپ اس مقام سے انتہائی پستی میں گر سکتے ہیں۔ اگر واقعی آپ یہ احساس رکھتے ہیں کہ خدا کے دین کی تحریک مضمحل ہو رہی ہے، خدا کا دین رسوا ہو رہا ہے، کارکنان تحریک شرم ناک کردار کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو ایک لمحہ ضائع کیے بغیر آپ میدان میں آیئے، ہمت سے کام لیجیے، اپنے رب سے کیے ہوئے عہد کو نباہنے کی کوشش کیجیے اور تحریک کے ناکارہ کارکن جو کچھ نہیں کر رہے ہیں آپ وہ سب کچھ کرنے کی ہمت کیجیے۔ تحریک ان کارکنوں کی نہیں آپ کی ہے، آپ کے رب کی ہے۔ دین اس کا ہے جو اس کے تقاضے پورے کرے اور اس کی خدمت کے لیے کمر ہمت باندھ لے۔ آپ اس پختہ عزم کے ساتھ اٹھیے کہ میں اپنے رب کا دین ان غفلت شعاروں کے ہاتھوں ہرگز رسوا نہ ہونے دوں گا۔ میں ہرگز اس صورت حال کو برداشت نہ کروں گا۔ کوئی ساتھ نہ دے تو میں اکیلا آگے بڑھوں گا، اور یہ خطاکار جو نہیں کر پا رہے ہیں اللہ کی حمایت سے میں کر کے دکھاؤں گا۔ یہ لوگ جس قدر کمزوری دکھائیں گے، اسی قدر حوصلے سے میں آگے بڑھوں گا۔

اگر آپ واقعی اس فکر و تشویش میں مخلص ہیں اور تحریک کی زبوں حالی پر آپ دل میں درد محسوس کر رہے ہیں، تو آپ مردہ جسموں میں روح پھونکنے والے ہوں گے نہ کہ محض مرثیہ پڑھنے والے، اور دوسروں کی ملامت سے نفس کو غذا فراہم کرنے والے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ واقعی آگے بڑھیں تو آپ ہرگز میدان میں اکیلے نہ رہیں گے۔ تحریک میں سعید روحوں کی کمی نہیں ہوتی، انھیں کسی محرک اور مہمیز کی ضرورت ہوتی ہے۔

ضرورت صرف اس کی ہے کہ اندر کے خیر خواہ اور باہر کے محسنین صرف مرثیہ خوانی اور ماتم و ملامت کو اپنا شعار نہ بنائیں ' اور تنقید و تجزیہ کرتے رہنے ہی کو آخری فرض نہ سمجھیں ' اور اسی عمل پر اطمینان کیے بیٹھے نہ رہیں ۔ آخر جو لوگ کارکنوں کی کمزوریوں کو نمایاں کرنے میں اور تحریک پر آنسو بہانے میں وقت صرف کرتے ہیں وہ حوصلہ مندوں کی طرح آگے بڑھ کر خود علم کیوں نہیں اٹھاتے ۔

تحریک سے دردمندی کا اظہار کرنے والوں کا رویہ یہ ہونا چاہیے کہ جن کوتاہ کاریوں پر ان کا دل کڑھ رہا ہے ان سے اپنی زندگی کو بلند رکھیں اور جن خوبیوں کو وہ دوسروں میں دیکھنا چاہتے ہیں ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے لگ جائیں ۔ دوسروں کی زندگی اور دوسروں کے دل پر بلاشبہ قابو نہیں ہوتا ' مگر اپنے دل تو ہمارے قبضے میں ہیں ۔ دوسروں کو سدھارنے کی آرزو سے پہلے خود کو سدھارنے کی کوشش کیجیے ' دوسروں کو جس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں خود کو پہلے اس مقام پر کھڑا کیجیے ۔ اگر یہ ہمت نہیں ہے ' تو پھر یاد رکھیے آپ کے حصے میں ماتم اور مرثیہ خوانی کے سوا کچھ نہیں ہے ۔ آپ محرم کا انتظار کیے بغیر سال کے ۱۲ مہینے ماتم کرتے رہیے ' خود بھی روئیے دوسروں کو بھی رلائیے اور زندگی سے محرومی کو اپنا مقدر سمجھیے ۔

جواباً جو میں نے یہ عرض کیا کہ کوتاہیاں بالعموم اس وقت پیدا ہو جاتی ہیں جب تحریک میں وسائل اور دولت کی فراوانی ہوتی ہے ' تو اس جواب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس وقت تحریک اسلامی میں بالفعل یہ ساری کمزوریاں در آئی ہیں اور کارکنان واقعتاً اسی پستی تک اتر آئے ہیں ۔ میرا اپنا تاثر یہ ہے کہ تحریک الحمدللہ ابھی بڑی حد تک ان تمام کمزوریوں سے محفوظ ہے ۔ میں نے جن خرابیوں کی طرف اشارے کیے ہیں ' ممکن ہے کہیں کہیں وہ نمودار ہو گئی ہوں لیکن بحیثیت مجموعی اللہ کے فضل و کرم سے تحریک ابھی ان خرابیوں سے بڑی حد تک پاک ہے ۔ اگر آپ حقیقت پسندانہ انداز میں جائزہ لیں تو آج بھی تحریک کے کارکنوں میں اخلاص ' سرگرمی ' لگن اور نشاط پائیں گے ' اور بجا طور پر ہم تحریک سے اچھی توقعات وابستہ کر سکتے ہیں ۔ بعض کارکنان میں وہ کمزوریاں ہو سکتی ہیں ' جن کی آپ نے نشان دہی کی ہے ' یہ بھی ممکن ہے کہ جس مقام پر آپ رہتے ہیں سوء اتفاق سے وہاں اسی قسم کے افراد جمع ہو گئے ہوں ' اس لیے میں یہ تو نہیں کہتا کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ آپ کا وہم ہے ' لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ پوری تحریک پر اس مطالعہ اور مشاہدہ کو چسپاں کرنا تحریک کے ساتھ بھی زیادتی ہے اور اپنے لیے بھی مایوسی کی راہ ہموار کرنا ہے ۔

آپ اپنے چاروں طرف دینی زندگی کے جو آثار دیکھ رہے ہیں اور جن مجاہدانہ عزائم اور کارناموں کی سماعت سے آپ کے ایمان میں حرارت پیدا ہوتی ہے ' آپ کیوں بھول جاتے ہیں کہ یہ

بیش تر تحریک اسلامی کے مثبت اثرات ہیں اور بہت سے خاموش اثرات وہ ہیں جن تک بعض اوقات نگاہ بھی نہیں جاتی لیکن بہت ہی دھیمے اور مستحکم انداز میں وہ خوشگوار انقلاب کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ بد ترین ماحول میں دین سے وابستہ رہنا، اور اس کے غلبے کے لیے جان و مال لٹانا، یہ تحریک اسلامی ہی کے فیوض و برکات ہیں۔

میں مانتا ہوں کہ آپ کے کچھ ساتھی کمزور اور خام بھی ہو سکتے ہیں، لیکن آپ صرف انھی کو کیوں نگاہ میں رکھتے ہیں۔ تحریک کے جاں نثاروں پر بھی نگاہ رکھیے جو خود بھی روشن ہیں اور تحریک کی تاریخ کو بھی روشن کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد بلاشبہ تحریک میں کم نہیں ہے۔ چند اخلاقی مریض ہر تحریک میں گھس آتے ہیں جن کا کام خلفشار پھیلانا، آپس میں بدگمانیاں اور بداعتمادیاں پیدا کروانا اور غیبت، چغل خوری اور عیب چینی کرنا ہوتا ہے۔ یہ لوگ شخصیتوں کو نظروں سے گرانے، کرداروں کو داغدار بنانے اور بغض و عناد کے بیج دلوں میں بونے کی مہم میں سرگرم رہتے ہیں۔ یاد رکھیے ان کی حوصلہ افزائی ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ یہ چرب زبان بڑے خیر خواہانہ انداز میں تحریک کے لیے انتہائی دل سوزی کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر یہ تحریک کے لیے زہریلے ناگوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ ان سے تحریک کو بچانا بہت ضروری ہے۔ ان کی ہمت شکنی کرنا اور ان کو دراندازی کا موقع نہ دینا اور ان سے تحریک کو پاک رکھنے کی کوشش کرنا تحریک کی زبردست خدمت ہے۔ یہ تھوڑے ہوتے ہیں لیکن ان کا نقصان بہت زیادہ اور دور رس ہوتا ہے۔

آپ مایوس ہرگز نہ ہوں۔ اس ملک میں ان شاء اللہ اسلامی تحریک کامیاب ہو رہی ہے۔ یہ محض خوش فہمی نہیں بلکہ اللہ کی سنت کا شعور ہے۔ بے شک تحریک کے ساتھی کمزور ہیں، حالات سخت ہیں، ماحول مخالف ہے، لیکن یاد رکھیے خدا قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے اور حالات کسی عالمی طاقت یا حکومت کے قبضے میں نہیں ہیں، بلکہ جلال و جبروت والے خدا کی چٹکی میں ہیں۔ جس خوش گوار اسلامی انقلاب کا آپ انتظار کر رہے ہیں وہ آپ کی قوت و طاقت سے نہیں آئے گا۔ آپ کو تو آپ کا رب اپنی راہ پر صرف رواں دواں دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ کارکنوں کے کمزور بازوؤں کے بل بوتے پر نہیں ہوتا بلکہ عزیز و قدیر کی بے پناہ قوت و طاقت اور قدرت و نصرت کے سہارے ہوتا ہے۔ وہ صرف ۳۱۳ کو اپنی زندگی بھر کی پونجی کے ساتھ مصروف جہاد دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے فداکار اپنے ٹوٹے پھوٹے وسائل اور شکستہ ہتھیاروں کے ساتھ میدان میں اتر پڑیں اور جاں نثاری کا ثبوت دیں۔ پھر وہ کمان اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے اور ایسی فتح و نصرت نصیب فرماتا ہے کہ قوموں کی تاریخ بدل جاتی ہے۔ یہ ہماری تاریخ ہے اور اس تاریخ کو کبھی فراموش نہ کرنا چاہیے۔ (مولانا یوسف اصلاحی)

چند سوالات

۱- اگر کوئی بچہ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ اس کا کوئی عضو اپنی جگہ پر درست نہیں ہے تو عام لوگ اسے خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں جبکہ ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ یہ محض کروموسومز کی وجہ سے ہے۔ اگر آپ کو خدا پر واقعی یقین ہے تو آپ غدود آپریشن کے ذریعے کیوں نکلواتے ہیں؟ کیا خدا آپ کی بیماری دور نہیں کر سکتا؟

۲- یہ بھی بتایئے کہ انسان کے مردہ جسم کی چیر پھاڑ کر کے میڈیکل کے طالب علم لڑکے اور لڑکیاں جو علم حاصل کرتے ہیں اس کا طریقہ صحیح ہے یا نہیں؟

۳- کیا تحریک کا ایک کارکن اپنے تنظیمی کام کاج چھوڑ کر پڑھائی کر سکتا ہے؟

۴- جس کمرے کے اندر انسان کی یا کسی اور چیز کی تصویر ہو، تو کیا وہاں نماز ہو جاتی ہے؟

۵- میرے ایک دوست نے تعلیم کے لیے روس جاتے ہوئے داڑھی منڈوا ڈالی تو اس کا یہ عمل کیسا ہے؟ اور داڑھی منڈوانے کی شرعی سزا کیا ہے؟

۶- ایک آدمی نے قرآن پر عہد کیا اور پھر توڑ دیا۔ جس کا کفارہ دس آدمیوں کو کھانا کھلانا ہے۔ کیا وہ آدمی دس آدمیوں کے کھانے کی رقم کسی ایک آدمی کو دے سکتا ہے یا الگ الگ آدمیوں کو تھوڑی تھوڑی کر کے دے۔ یہ رقم جہاد فنڈ میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

۷- حدیث نبویؐ ہے کہ دلوں کے زنگ کا علاج قرآن اور موت کو یاد کرنے میں ہے۔ ایک آدمی جو اپنے آپ کو اسلام کے لیے پیش کر چکا تھا، بھٹک گیا، یہاں تک کے عقیدہ توحید سے بھی منحرف ہو گیا۔ اس کا علاج بھی قرآن اور موت کو یاد کرنے میں ہو سکتا ہے؟ یا یہ صرف ان کے لیے ہے جو ایمان لائے ہوں؟

۸- حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا ضرور تباہ کرتا ہے۔ اس کی روشنی میں کیا ہمیں اپنی دنیا بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی ڈاکٹر، انجینئر یا کچھ اور بننا چاہتا ہے تو اسلام اس کی کتنی حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

۹- سیکولر جماعت کو عام طور پر "ترقی پسند" کہا جاتا ہے۔ کیا جماعت اسلامی ترقی کو پسند نہیں کرتی؟ یا اسلام ترقی کرنے سے کس طرح روکتا ہے؟

۱۰- ایک آدمی اپنی ذات کو خدا کے وجود یا خدا کی موجودگی کا احساس کس طرح دلا سکتا ہے۔ اپنی اصلاح کرنے اور اپنے آپ کو بالکل ۱۰۰ فی صد اسی راہ پر چلانے جو خدا کا حکم ہے، سب سے کارگر نسخہ کیا ہے؟

۱۱- ملک میں موجود درجنوں اسلامی جماعتوں نے سخت پریشان کر رکھا ہے جو صرف اپنے آپ کو سچی اور باقی سب کو غلط سمجھتی ہیں۔ جس کی وجہ سے میرا تو سب سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے۔ نیز جماعت اسلامی کا اس سلسلے میں خود اپنا رویہ کس طرح کا ہے؟

۱۲- فوجی پریڈ کرنے کے لیے بینڈ استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ شرعی حکم کیا ہے؟

۱۳- کیا انگریزی پڑھنا یا سیکھنا گناہ ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو جماعت اسلامی نے انگریزی کی مخالفت کیوں کی ہے؟

۱۴- حرام جانوروں سے حاصل ہونے والی چیزیں مثلاً باہر سے آنے والی خوشبوئیں ' ادویات اور ان کے چمڑے سے بنائے گئے کوٹ وغیرہ استعمال کیے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

۱۵- کیا پتلون ' شرٹ پہننا اسلام میں منع ہے؟

۱۶- یہ بات صحیح ہے کہ اکٹھے کھانا' کھانا سنت ہے۔ لیکن میڈیکل کے حوالے سے میرے ایک دوست کو اس بات پر اعتراض ہے کہ اکٹھے کھانا کھانے سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور کسی کا جھوٹا پانی پینے سے جراثیم کی منتقلی ہوسکتی ہے۔

آپ کا سوال نامہ ملا۔ میرے علم کی حد تک مختصراً جوابات عرض ہیں۔

۱- انسان کا اصل امتحان ہی یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو' جو غیب میں ہے 'عقل اور وحی کی راہ نمائی میں پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔ کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے 'سب کی توجیہ صرف اسباب و علل کے سلسلے سے کرنا ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت غیب کے پردے میں ہے' اور اس کو کسی عقلی یا تجربی دلیل سے اس طرح ثابت نہیں کیا جاسکتا' جیسے دن میں سورج کے وجود کو کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس کا وجود بھی اسی طرح ثابت کیا جاسکتا' تو آدمی کے لیے اسے ماننے کے علاوہ کیا چارا ہوتا' وہ مجبور ہوتا۔ پھر اس کا اختیار ختم ہوجاتا اور امتحان تو اختیار کی بنیاد پر ہے' پھر امتحان کی بنیاد ختم ہوجاتی۔ سورج چمکتا ہے' بادل بنتے ہیں' ہوائیں بادل لاتی ہیں' تو پانی برستا ہے۔ اگر کوئی کہنا چاہے کہ اس میں خدا کا کوئی دخل نہیں تو یہ کہنے کی گنجایش ہونی چاہیے' ورنہ پھر ماننے کی مجبوری لاحق ہوگی' اور یہ اکراہ فی الدین کی تعریف میں آجائے گا۔ اس لیے دنیا تو اسباب کے تحت چلے گی۔ ایمان خدا پر لانا ہوگا' تو عقل اور وحی کی راہ نمائی میں۔ جس کی نگاہ آپریشن' دوا' نطفے اور کروموسوم کے ظاہری اسباب و علل میں اٹک جائے' وہ حقیقت سے دور اور ایمان سے محروم رہے گا۔ اسباب کا استعمال' مثلاً آپریشن سے علاج کرانا' بھی اسی لیے ضروری ہے۔ بارش خدا برساتا ہے' لیکن بادلوں کے ذریعے۔ شفا بھی وہی دیتا ہے' مگر علاج کے ذریعے۔ لقمہ بھی وہی منہ میں ڈالتا ہے' لیکن روٹی پکا کر کھانا انسان کے لیے ضروری ہے۔

۲- اگر انسانی ضرورت ہو' اور اس کو پورا کرنے کا کوئی ذریعہ منع کردہ چیزوں کو کیے بغیر ممکن نہ ہو' تو وہ چیزیں مباح ہوجاتی ہیں۔ فقہ کے بنیادی اصول سے 'میڈیکل کی تعلیم کے لیے نعشوں کی چیر پھاڑ' مرد کریں یا عورتیں' اسی اصول کے تحت مباح ہیں۔

۳- اگر اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو کہ تنظیمی کام چھوڑ کر ہی پڑھائی کی جاسکے' تو شرعاً جائز ہے۔ نظم کو بھی اسے ملحوظ رکھنا چاہیے کہ طالب علم تعلیمی ادارے میں حصول تعلیم ہی کے لیے آتا ہے۔

۴- کسی جان دار کی تصویر یا مجسمے کو کمرے میں رکھنا ہی نہ چاہیے۔ اگر کسی ایسی جگہ رکھا ہو جہاں سے ہٹانا اپنے اختیار میں نہ ہو' تو میرے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی۔

۵- روس میں داڑھی کی وجہ سے تنگ کیے جانے کے موہوم خدشے کی بنیاد پر داڑھی منڈوا دینا میرے نزدیک ایمانی کمزوری کی علامت ہے ' اور گناہ ہے۔ اس کی کوئی شرعی سزا نہیں۔ آدمی توبہ استغفار کرے ' خود اپنے اوپر کوئی کفارہ عائد کرے ' اور جلد از جلد داڑھی دوبارہ رکھنے کی کوشش کرے۔

۶- قسم توڑنے کے کفارے میں دس مساکین کو کھانا کھلانے کا مقصد دس سے کم آدمیوں کو دس کھانے کھلانے سے پورا ہو سکتا ہے۔ ایک آدمی کو دس بار کھلانے سے بھی۔ کھانے کی رقم دینے سے بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ میری رائے میں جہاد فنڈ میں دینے سے ادا نہ ہو گا ' جب تک یہ یقین نہ ہو کہ وہ رقم مجاہدین کو دی جائے گی اور وہ مساکین کی تعریف میں آتے ہوں۔

۷- جو عقیدہ توحید سے منحرف ہو اور ایمان باللہ سے خالی ' اس کو تلاوت قرآن اور موت کی یاد سے پہلا فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایمان واپس آ جائے۔ اس کے بعد دوسرے گناہوں کا زنگ دور کرنے کا راستہ نکل سکتا ہے۔ ایمان سے منحرف تو گناہوں کے زنگ سے بدرجہا زیادہ قبیح تاریکی اور زنگ کی کیفیت ہے۔

۸- حدیث کا متن میرے سامنے نہیں ' اس لیے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اللہ اور رسول کی تعلیمات واضح ہیں ' اور کوئی حدیث ان تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتی تو اس کی تاویل ' تطبیق یا تفتیش کرنا ہو گی۔ مجھے کسی ایسی تعلیم کا علم نہیں جو آخرت سے محبت کرے گا اس کی دنیا تباہ ہو جائے گی۔ دنیا اور آخرت دونوں میں حسنہ طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ دنیا مقصود و مطلوب نہیں ' اس لیے کہ وہ امتحان گاہ ہے اور فانی ہے۔ ابدی زندگی آخرت میں ہے ' اور اسی میں فوز و فلاح مقصود ہونا چاہیے۔ اس مقصود کے لیے ' اللہ کی ہدایت کے مطابق ' دنیا کی زندگی پوری طرح بسر کرنا ضروری ہے۔ دنیا کا کام منع نہیں ' الا یہ کہ خدا اور رسول نے منع کیا ہو۔ کسان ' تاجر ' انجینیر ' ڈاکٹر بننے کی ممانعت کہیں نہیں ' بلکہ ترغیب ہے ' اور بعض حالات میں فرض ہو گا جب معاشرے کی ضرورت ہو۔ مجھے ایسے مسلمانوں کا علم نہیں جو ان پیشوں کو ناپسندیدہ سمجھتے ہوں یا فزکس کیمسٹری وغیرہ سے نفرت کرتے ہوں ' نہ کوئی مسلمان ایسی لغویات کر سکتا ہے۔

۹- سیکولر جماعتیں خود ہی اپنے کو "ترقی پسند" کہتی ہیں۔ اصل ترقی پسند تو اسلام ہے ' اور وہ جماعتیں ہیں جو اسلام پر کاربند یا احیائے دین کے لیے سرگرم ہوں۔

۱۰- زمین و آسمان اور انسان کے نفس میں ' جو ہر وقت سامنے ہیں ' ہر چیز خدا کی موجودگی کا احساس دلاتی ہے ' بعض لوگ ان یاد دہانیوں پر سے اندھوں بہروں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ آپ تفہیم القرآن کے ان حصوں کا مطالعہ کریں جو آیات الٰہی سے متعلق ہیں ' یا ابوالکلام آزاد کی تفسیر سورۃ فاتحہ اور امین

احسن اصلاحی کی حقیقت توحید۔

انسان مختار و آزاد ہے اور امتحان گاہ میں ہے' اس سے گناہ لازماً سرزد ہوں گے اس لیے ایسے نسخے کی تلاش جو ..انی صد حکم خداوندی کا تابع بنا دے' ایک عبث تلاش ہے۔

۱۱۔ درجنوں اسلامی جماعتوں کی موجودگی ہمارے زوال و انحطاط اور اسلام سے دوری کے سبب سے ہے۔ آپ جس کو صحیح پائیں' اعتماد کے ساتھ اس کا ساتھ دیں۔ جماعتوں کی کثرت' ان کے درمیان تنازعات کو جماعتی زندگی اور دین کے لیے جدوجہد سے فرار کا بہانہ نہ بننے دیں۔ کسی سے لڑنے کی ضرورت نہیں' اپنی راہ چلتے رہنا چاہیے۔ یہی جماعت اسلامی کی روش ہے۔

۱۲۔ فوجی پریڈ کے لیے بینڈ کے استعمال پر کوئی ممانعت نہ بھی ہو تو بحیثیت مسلمان ہم کو اپنے رسوم و رواج اور شعار کو غیر مسلم آقاؤں سے مختلف انداز میں بنانا چاہیے۔

۱۳۔ جماعت اسلامی انگریزی پڑھنے کی مخالف نہیں' ہر طالب علم کو انگریزی میڈیم میں تعلیم دینے کی مخالف ہے۔ جماعت کی اکثریت انگریزی جانتی ہے۔ ایک بے بنیاد بات پر مفروضات کی عمارت تعمیر کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۴۔ حرام جانوروں سے حاصل ہونے والی چیزوں سے بنی ہوئی اشیا کا استعمال میرے نزدیک صحیح نہیں' الا یہ کہ ان کی قلب ماہیت ہو چکی ہو' مثلاً چمڑہ کی دباغت ہو چکی ہو' یا کیمیاوی عمل سے ان کی ماہیت بدل چکی ہو۔ لیکن سور کی کھال اور اس کی اشیا کا' ایک حدیث کے مطابق' بہرصورت استعمال کرنا منع ہے۔

۱۵۔ اسلام نے لباس کے بارے میں اصول دیے ہیں۔ فیشن اور وضع قطع تجویز نہیں کی ہے۔ مغرب کے لوگ مسلمان ہوں گے تو وہ اپنا لباس ہی پہنتے رہیں گے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اچھے اچھے مسلمان کوٹ پتلون پہنتے ہیں۔ ایسا سوال آپ کے ذہن میں کیسے آیا۔

۱۶۔ اگر یہ بات واضح طور پر معلوم ہے کہ کسی کے ساتھ کھانا کھانے سے بیماری لگ سکتی ہے' تو اس سے اجتناب کیا جاسکتا ہے۔ اس کو اصول بنا کر' اکٹھا کھانا کھانے ہی کو ترک کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ سنت تو اس سے آگے بڑھ کر ایک برتن سے کھانے کی ہے نہ کہ علیحدہ علیحدہ پلیٹوں میں' اور ایک برتن سے پینے کی ہے نہ کہ علیحدہ علیحدہ گلاسوں سے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کو بیماری نہ پہلے لگتی تھی' نہ اب لگتی ہے۔ یہ سنت ہی نہیں' قرآن میں بھی ترغیبی انداز میں اشارہ ہے۔ (خرم مراد)